السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(افتتاحیہ (حج

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد

افتتاحیہ

از حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

حج اسلام کا چوتھا رکن ہے، اور ہر استطاعت رکھنے والے مسلمان پر عمر میں ایک دفعہ فرض ہے، یہ دنیائے اسلام کی روحانی شہنشاہی کا وہ دربار عام ہے جس میں ہر سال وہ درباری شریک ہوتے ہیں جن کو توفیق الٰہی زمین کے گوشے سے کھینچ کر عرفات کے میدان میں جمع کر دیتی ہے، اسلام کا یہ دربار عام اخوت اسلامی کا پیغام ہے، تمام اونچے نیچے، گدا و شاہ، امیر وغریب سب ایک جگہ، ایک لباس، ایک حالت، ایک کیف میں سر برہنہ ایک چادر میں لپٹے لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، پکارتے ہیں، یعنی آقا کی پکار پر بندوں کی طرف سے حاضری وحضوری کا شور برپا ہوتا ہے۔ یہ اس اجتماع کا مظاہرہ ہے، جو آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے عہد میں کرتے آئے ہیں، اس مقدس سرزمین میں ہر عامل نبوت نے والہانہ قدم رکھا ہے، اور وہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانے میں انبیاء کی مثالی صورتیں چلتی پھرتی نظر آ رہی ہیں، کس قدر خوش قسمت ہیں، وہ انسان جن کو اپنی عمر میں کم از کم ایک دفعہ ان مقدس مقامات کی حاضری ومشاہدہ انبیاء کی زیارت کی شرف یابی نصیب ہوتی ہے۔ مسلمان جو روئے زمین پر پراگندہ اور دنیا کے براعظموں اور جزیروں میں منتشر ملکوں اور شہروں میں پھیلے اور پہاڑوں اور صحراؤں اور ریگستانوں میں بچھڑے ہوئے ہیں، سال میں ایک دفعہ وہ دن آتا ہے، جب ہر گوشے سے ان کے نمائندے دریاؤں اور صحراؤں کو طے کرکے خشک اور بنجر سرزمین میں جس کو صرف رحمت الٰہی کے چھینٹے سیراب کرتے ہیں، جمع ہوتے ہیں، اور دیکھنے والے کو امت محمدیؐ کی موجودہ حالت اور کیفیت ایک نظر میں معلوم ہوتی ہے: وَاَذِّن فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوکَ رِجَالاً وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِینَ مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ (الحج: ۲۷) ''اور اے ابراہیم! لوگوں میں حج کی پکار دے، لوگ تیرے پاس پیادہ پا آئیں گے اور مشقت سفر سے دبلی پتلی سواریوں پر جو ہر دور دراز سے آئیں گی، تاکہ وہ اپنے فائدوں کے مقاموں میں حاضر ہوں اور چند مقررہ ایام میں خدا کا نام لیں۔''

جلوہ طور: عشق کے بازار میں جب یہ صدائے عام دی گئی، اس وقت سے لے کر آج تک سالانہ لَبَّیکَ کی جوابی آوازیں برابر دنیا کے کانوں میں آتی رہی ہیں، اب یہ دور ہمارے زمانے تک پہنچا ہے، اور اب ہم پر فرض ہے، کہ اس ربانی پکار کی آواز کو سنیں اور لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ کہتے ہوئے ہر دور دراز راستے سے اجتماعی وصل وروحانی منافع کے مقامات میں حاضری دیں، اور چند مقررہ دنوں میں فاران کی چوٹیوں پر چڑھ کر طور کا جلوہ دیکھیں، خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری امت کو جو قیامت کے خزانہ رحمت کی حامل نگہبان بنائی گئی ہے، یہ حکم ملا ہے: وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیہِ سَبِیلًا (آل عمران: ۹۷) ''اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا حج فرض کرتا ہے جس کو وہاں تک جانے کی استطاعت ہو، اس حکم نے ملت حنیفی کی اس آخری امت پر جس کا نام مسلمان ہے، حج کو قیامت تک کے لیے فرض کر دیا، ہر اس مسلمان پر جو صحیح وتندرست ہے، اور جس کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ اپنی غیر حاضری میں اہل وعیال کے گذارے کا سامان کرکے سفر حج کے مصارف اٹھا سکتا ہے، عمر میں ایک دفعہ میں فرض کا ادا کرنا ضروری ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خداوندا جو تیرے راہ میں چل کر اس فرض کو ادا کریں، ان کے گناہ تیرے دربار سے معاف ہوں۔ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُب عَلَینَا اِنَّکَ اَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ (البقرۃ: ۱۲۸) ''اور اے خدا ہم کو ہمارے حج کے دستور اور قاعدے دکھا، اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع ہو بے شک تو ہی رحمت کے ساتھ بندوں پر رجوع ہونے والا اور ان پر رحم فرمانے والا ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ محمد رسول اللہ نے فرمایا: عن ابی ہریرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ (بخاری مسلم) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس نے حج کیا اور اس میں گناہ کا مرتکب نہیں ہوا تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو کر لوٹا جیسا کہ وہ اس دن تھا، جب اس کی ماں نے اس کو جنا۔

دینی اور دنیوی فوائد: جس طرح آگ کی بھٹی دھاتوں کی میل کچیل کو مٹا کر ان کو نکھار دیتی ہے، اسی طرح حج کی بھٹی گناہوں کے میل کچیل کو جلا کر مسلمان کو پاک کر دیتی ہے اور اس کو یہ پے در پے سفر چست وچالاک تجربہ کار بنا کر تجارت اور کام کا شائق کرکے بابرکت بنا دیتا ہے جس سے اس کی محتاجی دور ہو جاتی ہے۔ عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرة فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضة ولیس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة. عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو، کہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسا صاف کرتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کچیل کو نیکی سے بھرے ہوئے حج کا ثواب جنت ہی ہے۔

عرفات کے محشر میں جب لاکھوں بندگان خدا کھلے سر، گرد وغبار میں آئے، چادریں لپیٹے چلچلاتی دھوپ میں کھڑے ہاتھ پھیلائے، حسرت وندامت کے آنسو بہاتے ہوئے بارگاہ بے نیاز میں توبہ واستغفار کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں وہ جوش وخروش ہوتا ہے کہ گناہوں کا خس وخاشاک اس کے سیلاب میں بہہ جاتا ہے، قالت عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفة وانہ لیدنوا ثم یباہی بہم الملئکة فیقول ما اراد ہولاء (مسلم) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی دوسرا دن نہیں جس میں اللہ بندے کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے، وہ اس دن نزدیک آتا ہے، پھر فرشتوں کے سامنے اپنے ان بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میری خوشنودی کے سوا یہ اور کیا چاہتے ہیں۔

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر کھڑی کی گئی ہے، ان میں سے ایک حج بھی ہے، عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادة ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوة وایتاء الزکوة والحج وصوم رمضان (بخاری) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے، اس کی گواہی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز درست کرنا، زکوٰة دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزہ رکھنا۔

دردناک وعید: بیت اللہ دین محمدی کی سلطنت کا پایہ تخت ہے، یہی وہ جغرافیائی مرکز ہے جو تمام عالم کے مسلمانوں کو ان کے انتشار پراگندگی اور پھیلاؤ کے باوجود سال میں ایک دفعہ اپنے دامن میں سمیٹ کر وحدت عمومی کے لفظ پر جمع کر دیتا ہے، اسی لیے اس بیت اللہ کا حج کفر وایمان کے درمیان حد فاصل ہے، جس کو اس درگاہ سے روگردانی ہو، وہ دین محمدیؐ کے دائرے سے باہر ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَن كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (اٰل عمران: ۹۷) ''اور ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا حج فرض کرتا ہے جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو کفر، انکار کرے تو اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے، استطاعت کے باوجود حج کے ادا کرنے سے روگرداں ہونے کو اللہ تعالیٰ نے کفر فرمایا ہے اور وعید فرمائی ہے کہ اس پتھر اور چونے سے بنے ہوئے گھر میں جا کر حج کے مراسم ادا کرنے سے کچھ اس کی ذات اقدس و برتر نہیں ہوتی بلکہ جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے ہے چنانچہ اس آیت پاک کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ علیہ فرماتے ہیں: عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم من ملک زادو راحلة تبلغه الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیه ان یموت یهودیا او نصرانیا (ترمذی) سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زاد سفر اور اس سواری کا مالک ہو جو اس کو خانہ کعبہ تک پہنچا دے اور حج نہ کرے، تو اس پر کچھ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ یعنی اس ابراہیمی مرکز عبادت کا تعلق ہی ایک ایسی چیز ہے جو مسلمان کو یہودی و عیسائی سے علیحدہ و ممتاز کرتا ہے، اب آج ان احکام کو سامنے رکھ کر ان صاحب استطاعت مسلمانوں کو غور کرنا ہے، جو ہنوز اس فرض سے سبکدوش نہیں ہوئے کہ آیا وہ مسلمان رہ کر مرنا چاہتے ہیں یا یہودی و عیسائی ہو کر جو آغاز اسلام کے اس قبلہ کو ویران اور دین محمدی کے اس فرض کو جو آدم سے لے کر ابراہیم اور ابراہیم سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک ادا ہوتا رہا ہے، اس کو ادا کریں اور ان مشاہدات کی زیارت اور ادائے مناسک سے دیدہ و دل کو پر نور و مسرور کریں جو انبیاء علیہم السلام کی یادگاریں اور شعار الٰہی کی تعظیمیں ہیں اور قبول واستجابت کے مکان و محل میں چلیں کہ بیت اللہ، صفا و مروہ، میزاب، مشعر حرام، عرفات و مزدلفہ میں کھڑے ہو ہو کر اپنی مغفرت کی دعا کریں اور قوم وملت کی فلاح کی تدبیریں سوچیں اور ان پہاڑیوں کو دیکھیں، جہاں اللہ کے رسول نے محبت کی قربانی کی، اس گھر میں دوگانہ ادا کریں جس کے معمار و مزدور و مقدس رسول تھے، جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی پائی، انہوں نے ظہور کیا، قرآن نازل ہوا، رسول گویا ہوئے فرشتے اترے، جبرائیل پیغام لائے وغیرہ۔ زندگی کا اعتبار نہیں، مال و دولت کا بھروسہ نہیں جو دم ہے، غنیمت ہے، جو موقع آج ہے اس کے کل کے سوچنے کی مہلت نہیں، اس سے پہلے کہ آخرت کا سفر درپیش ہو، اس فریضے کے سفر سے سبکدوش ہو جائے۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اَلْحَمْدُ لَكَ وَالشُّكْرُ لَكَ،

(اخبار محمدی دہلی ۱۹۴۱ء فتاوی ثنائیہ ج ۱/ ۴۹۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد08 ص 07-10

محدث فتویٰ